بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

برائے خطبہ نمبر ۱۹

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | اتوار ۱۶ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ ہجری ۱۵ وفا ۱۳۶۳ ہش ۱۵ جولائی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ وفا/ جولائی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے تاہم کمزوری بہت ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

جملہ احباب جماعت کو محبت بھرا اسلام

محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نام حضور ایدہ اللہ کا مکتوب گرامی:

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم جناب صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نام لندن سے مرسلہ اپنے مکتوب گرامی میں جملہ احباب جماعت کو محبت بھرے سلام کا تحفہ ارسال فرمایا ہے۔ اپنے مکتوب گرامی کے آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رقم فرمایا ہے:۔

"جملہ احباب جماعت کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام پہنچا دیں!"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور ایدہ اللہ کا حامی و ناصر ہو، حضور کو کامل صحت و عافیت سے رکھے اور قدم قدم پر اپنی معجزانہ تائید و نصرت سے نواز کر حضور کے حالیہ دورہ کو جو حضور نے اعلاء کلمۃ الحق کی غرض سے اختیار فرمایا ہے عظیم الشان کامیابیوں سے نوازے اور اس کے فضل سے یہ دورہ یورپ میں عظیم دینی اور روحانی انقلاب برپا کرنے اور وہاں کی اقوام کو بالآخر دین واحد پر جمع کرنے کا موجب ثابت ہو۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین!

محترم نوابزادہ مسعود احمد خان صاحب کا جسد خاکی ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ "البیت المبارک" میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے پڑھائی

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دو نہایت بلند مرتبہ بزرگ ہستیوں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کے فرزند ارجمند اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ایسے بلند پایہ بزرگ کے داماد محترم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب کا جسد خاکی ۱۵ شوال ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۸۴ء کو ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب بعد نماز عشاء ربوہ کے قبرستان بہشتی امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ محترم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب نے ۱۴ جولائی کو چار بجے علی الصبح بعمر ۷۱ سال کراچی میں وفات پائی تھی۔ آپ کا جنازہ اسی روز آپ کے فرزندان محترم نواب زادہ منصور احمد خان اور محترم نواب زادہ مودود احمد خان اور دیگر اعزہ بذریعہ ہوائی جہاز ۴ بجے سہ پہر پہلے فیصل آباد اور پھر وہاں سے بذریعہ ویگن ربوہ لائے

اسی روز یعنی ۱۴ اور ۱۵ جولائی کی درمیانی شب نماز عشاء کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے البیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے افراد سرگودھا لاہور اور دیگر شہروں سے آئے ہوئے احباب اور اہل ربوہ نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی۔

بعد ازاں جنازہ قبرستان نمبر ۱ لے جا کر وہاں امانتاً تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے دعا کرائی۔

محترم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب

(باقی صفحہ ۸ پر)

ربوہ ۱۳ وفا/ جولائی۔ آج یہاں "البیت الاقصیٰ" میں نماز جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں انہوں نے احباب کو آپس کے تمام تنازعات ختم کر کے اخوت و محبت کے ماحول کو قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ جماعت کی ساری برکتوں اور کامرانیوں کا انحصار اس بات پر ہے کہ جماعت کا اندرونی ماحول اصلاح پذیر ہو کر بنیان مرصوص کی شکل میں نمودار ہو جائے۔

محترم مولانا صاحب نے صلح کل کی فضا کے قیام کے لئے بعض قابل عمل کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمہ گیر اصلاح کے لئے پہلی ضروری بات یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد ہر شاخ اور ہر تنظیم اس اہم مقصد کے حصول میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔ اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہماری اصلاحی کوششیں اس وقت تک کارگر نہیں ہو سکتیں جب تک کہ اخوت اور باہمی صلح کے ماحول کو نقصان پہنچانے والے امور پر ہماری کڑی نظر نہ ہو اور ان سے بچنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک نہایت درجہ بیدار مغزی سے کام نہ لے۔

انہوں نے تیسری بات یہ بیان فرمائی کہ ہمارا مقصد کوئی عارضی یا جزوی یا وقتی صلح کا ماحول قائم کرنا نہیں بلکہ دائمی صلح کا قیام اصل مقصد ہے جس کی تکمیل میں تین صدیاں بھی صرف ہو سکتی ہیں۔

مولانا صاحب نے چوتھی اہم بات کرتے ہوئے کہا کہ خدا کی مخلوق میں صلح اور اخوت قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ سے بھی کامل صلح کا رشتہ جوڑا جائے۔ کیونکہ بگڑے ہوئے تعلقات کو سنبھالنے اور سنوارنے کے لئے آسمانی تائید و نصرت ضروری ہوتی ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے حضرت اقدس بانی سلسلہ کا ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا۔

آخر میں مولانا نے احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت بھرا سلام کا پیغام پہنچایا۔ یہ پیغام حال ہی میں موصول ہوا ہے۔

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ: قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۶ر شوال ۱۴۰۴ھ

۱۵ر وفا ۱۳۶۳ ہش

باہمی تنازعات سے محفوظ رہنے کی لازمی شرط

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے فرمانبردار بندوں کی یہ علامت بیان کی ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ کامل اتحاد و اتفاق کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں بلکہ سگے بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کی ہمدردی اور غم خواری کا وصف بھی ان میں بدرجۂ اتم موجود ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے نہیں، ایک دوسرے کے حقوق غصب نہیں کرتے اور ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طور پر نہیں کھاتے۔ ایک دوسرے کے حقوق کے احترام اور ان کی ادائیگی کا جذبہ ہی انہیں باہم متحد رکھتا ہے اور وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح نظر آتے ہیں۔

حقیقی مومنوں کے درمیان محبت و اخوت اور اتحاد و ائتلاف کی یہ کیفیت اللہ تعالیٰ نے خود پیدا کی۔ چنانچہ وہ انہیں اپنا ایک عظیم الشان احسان یاد دلاتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ

(آل عمران آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

یہی بات اللہ تعالیٰ نے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مخاطب کر کے فرمائی۔ چنانچہ فرمایا:۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(الانفال آیت ۶۳-۶۴)

ترجمہ:۔ وہی (یعنی اللہ ہی) ہے جس نے تجھ کو مومنوں کے ذریعہ اور اپنی مدد کے ذریعہ مضبوط کیا اور ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا۔ (یہاں تک کہ وہ بھائی بھائی بن کر تیرے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار ہو گئے) اگر تو جو کچھ بھی زمین میں ہے ان پر خرچ کر دیتا تو بھی اس طرح ان کے دلوں کو باندھ نہیں سکتا تھا لیکن اللہ نے ان میں باہمی محبت پیدا کر دی۔ وہ یقیناً غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔

اس میں تو شک نہیں کہ حقیقی مومنوں میں اللہ تعالیٰ ہی نے محبت و الفت قائم کی اور انہیں سگے بھائیوں کی طرح متحد کر دکھایا لیکن اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ الفت اور اس کے قائم کردہ اس اتحاد کی حفاظت کرنا مومنوں کا فرض قرار دیا گیا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر وہ اس کی حفاظت نہیں کریں گے تو باہمی محبت و الفت اور اتحاد و ائتلاف کی نعمت کو گنوا بیٹھیں گے اور پراگندہ ہونے کی وجہ سے ان کی طاقت زائل ہو کر رہ جائے گی۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن مومنوں کو جنہیں اس نے بھائی بھائی بنایا ہے خبردار فرمایا:۔

(۱) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۔

(آل عمران آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو۔

(۲) وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ۭ

(الانفال آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ اور آپس میں اختلاف نہ کیا کرو (اگر ایسا کرو گے) تو دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ اتفاق و اتحاد کو دائمی طور پر قائم رکھنا خود مومنوں کی اپنی ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک تو وہ باہم تفرقہ نہ ڈالیں۔ دوسرے اپنے درمیان تنازعات کو سر نہ اٹھانے دیں اور اگر کوئی تنازعہ پیدا بھی ہو تو اسے اللہ اور رسولؐ کے احکام کی روشنی میں بلا تامل حل کر لیا کریں تاکہ محبت و الفت اور اتحاد و اتفاق میں فرق نہ آنے پائے۔

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تنازعات پیدا کیوں ہوتے ہیں اور اگر پیدا ہو ہی جائیں تو وہ طول کیوں پکڑتے ہیں اور حل ہونے میں کیوں نہیں آتے؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ یہ افسوسناک صورتِ حال تقویٰ کا وصف مفقود ہونے یا اس میں کمزوری واقع ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

دیوانہ

حوصلہ تُو نے دیا یارب مجھے ایثار کا
مَیں بھی طالب ہوں ترے دیدار کا گفتار کا

دل دیا تُو نے، دیا سارے جہاں کا درد بھی
اور ہدف بھی مَیں جہاں والوں کی ہر یلغار کا

طنز و استہزا بھی، سنگ و خشت بھی، دشنام بھی
کن مراحل میں ہے دیوانہ دیارِ یار کا

شوقِ منزل میں رواں ہوں چلچلاتی دھوپ میں
مَیں نے کب ڈھونڈا کہیں سایہ کسی دیوار کا

تو نے چاہا تو میانِ خاک و خوں حاضر ہوا
رہ نہیں دیکھا سرِ تسلیم نے انکار کا

جانتا بھی ہوں کہ تُو واقف ہے میرے حال سے
پھر بھی کر لیتا ہوں تجھ سے ذکر حالِ زار کا

"شور کیا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خول نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا" (درثمین)

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاوت قرآن کریم کی اہمیت اور احکام الٰہی

(محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

حکم الٰہی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" (المزمل ع۲)

کہ جس قدر قرآن مجید میں سے میسر اور آسان ہو پڑھا کرو۔ لفظ قرآن میں یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ یہ وہ وحی الٰہی اور کتاب اللہ ہے جو تا قیامت بکثرت پڑھی جائے گی۔ چنانچہ زمین کے گول ہونے کی وجہ سے ہر وقت پانچوں فرض نمازیں اور ان کے علاوہ۔ اشراق۔ چاشت۔ تہجد اور دیگر نوافل ادا ہوتے رہتے ہیں جن میں ہر وقت اور ہر لحظہ قرآن کریم کی تلاوت ہوتی رہتی ہے۔ یہ قرآن مجید کی افضلیت کا بے نظیر ثبوت ہے۔ جو دنیا کی کسی اور الہامی تصور کی جانے والی کتاب کو حاصل نہیں۔

عام نمازوں کے علاوہ فجر کے وقت تلاوت کی جاتی ہے اور فجر کا وقت بھی ہر وقت کہیں نہ کہیں ہوتا ہے اور قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے۔ جس کے لیے قرآن کریم میں حکم ہے۔

"وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا" (بنی اسرائیل ع۹)

کہ "صبح کے وقت قرآن کے پڑھنے کو بھی لازم سمجھو کہ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک مقبول عمل ہے"

کیونکہ رات کو نیند کا غلبہ اور سردیوں میں گرم بستر چھوڑ کر تہجد کے لیے اٹھنا اور نماز فجر سے قبل یا بعد میں تلاوت قرآن مجید کرنا بڑا گراں اور بوجھل اور مشکل امر ہے جیسا کہ فرمایا:۔

"اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا"

احادیث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تلاوت قرآن کریم کے بارہ میں اہم ہدایات فرمائی ہیں مثلاً فرمایا:۔

(۱) "اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ" (صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۴)

"کہ قرآن کریم پڑھا کرو کیونکہ قرآن مجید قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا"

ب۔ حدیث قدسی میں ہے کہ

"خدا تعالیٰ نے فرمایا جسے قرآن کریم کی تلاوت کی وجہ سے میرے ذکر اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملی میں اس کو سب سائلین سے کہیں زیادہ عطا کرونگا" (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۶)

ج۔ اور فرمایا۔

"تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ" "کہ قرآن کریم سیکھو اور اس کو پڑھتے رہو" (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۷)

د۔ اور فرمایا:۔

"يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا" (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۶)

"قیامت کے دن قرآن کریم کی تلاوت کنندہ سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا۔ اور بہشت کے مدارج میں چڑھتا جا۔ اور اسی طرح پڑھ جس طرح تو دنیا میں خوش الحانی اور عمدہ آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا کیونکہ تیرا مقام سب سے آخری آیت کے پاس ہے جو تو پڑھے گا"

تلاوت قرآن کریم کی اس اہمیت کی وجہ سے جماعت احمدیہ میں شمولیت کے وقت یہ اقرار کرایا جاتا ہے کہ:۔

"میں قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے اور سننے سنانے میں کوشاں رہونگا" بلکہ حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے نہایت پرشوکت الفاظ میں تاکید فرمائی ہے کہ:۔

"سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت پیار کرو ایسا پیار کرو کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو" (کشتی نوح صفحہ ۱۴)

تلاوت قرآن کریم کی قرآن مجید۔ احادیث اور حضرت اقدس بانی سلسلہ کے ارشادات سے اہمیت بتلانے کے بعد اب قرآن کریم کی تلاوت کے کچھ آداب اور بعض ضروری ہدایات بیان کی جاتی ہیں:۔

آداب و ہدایات دربارہ تلاوت قرآن کریم

"فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" (النحل ع۱۴)

کہ "جب بھی تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ لیا کرو"۔ پس سب سے پہلے تعوذ پڑھا جائے۔

۲۔ تعوذ کے بعد بسملہ پڑھنی چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے:۔

"كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَاُ فِيْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَقْطَعُ" (الجامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۹۱ کنوز الحقائق جلد ۲ صفحہ ۲۸)

کہ جو بڑا کام بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔

۳۔ سیدنا حضرت مولانا نور الدین نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

"محی الدین ابن عربی نے اپنی فتوحات میں لکھا ہے کہ ان کے استاد جو بڑے حافظ تھے قرآن مجید کی روزانہ منزل قرآن شریف کو دیکھ کر پڑھتے اور ساتھ ساتھ حروف پر انگلی بھی رکھتے تھے۔ میں نے پوچھا حضور۔ آپ تو حافظ ہیں فرمایا۔ اونچی آواز سے پڑھتا ہوں تو کان زبان۔ اور انگلیاں اس نیکی کے کام میں شامل ہوتی ہیں"

(درس حضرت مولانا نور الدین صفحہ ۱۷۳ از پارہ ۱۵ ع۴)

۴۔ ارشاد الٰہی میں ہے:۔

"لَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ" (طٰہٰ ع۶)

کہ قرآن کے ساتھ عجلت سے کام نہ لو۔ یعنی جلدی جلدی نہ پڑھو اور حدیث نبوی میں بھی ہے

"لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ" (مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۱)

کہ جس نے قرآن مجید کو تین رات سے کم میں ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔

کیونکہ تلاوت جلدی جلدی کرنے سے وہ فوائد عظیم حاصل نہیں ہو سکتے۔ جو اطمینان سے پڑھنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ" (مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۰)

جو قرآن کے ذریعہ دل سے مستغنی نہیں ہوتا وہ ہم میں سے نہیں۔ گویا قرآن خدا کا متوکل بنا کر غیروں سے مستغنی کر دیتا ہے۔ اور یہ بھی مراد ہے کہ جو خوش الحانی۔ رقت اور سوز سے تلاوت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔

۶۔ تلاوت خوش الحانی سے کرنے کا سننے والوں پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے

"زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ" (مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۱)

کہ قرآن کریم کو اپنی آواز یعنی خوش الحانی سے مزین کرو اور اس کا سامعین پر اثر پڑتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ

الف:۔ فضیل بن عیاض ایک نامی چور اور ڈاکو تھے ایک رات کو ایک قافلہ جا رہا تھا اور اس میں سے ایک شخص یہ آیت پڑھ رہا تھا کہ "اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ" یعنی کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تمہارا دل خشیۃ بیدار ہو"۔ یہ سنتے ہی آپ نے سچی توبہ کر لی اور چوروں قطب بنایا۔ کے موافق ترقی کر کے مشہور اولیاء اللہ میں شمار ہوئے۔

(تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۷۶ شائع ۱۹۱۷ء)

ب:۔ اسی طرح حضرت ابوبکرؓ اپنے گھر میں قرآن پڑھتے تو رونے آپ کے پاس قریش مکہ کے لڑکے غلام اور عورتیں کھڑی ہو جاتیں اور سنتی رہتیں۔ آپ کے پناہ دہندہ ابن الدغنہ کے پاس قریش کے چند لوگ گئے اور جا کر یہ شکایت کی کہ ابوبکر جب نماز اور قرآن پڑھتا ہے تو اس سے ہماری عورتیں اور کمزور طبع لوگ متاثر ہوتے ہیں ہمیں ان کا خطرہ ہے اس کو روکو کہ اونچی آواز سے نہ پڑھا کرے۔

(سیرۃ ابن ہشام مترجم جلد اول صفحہ ۴۰۸ شائع ۱۹۷۵ء)

۷۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

"فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ" (المزمل ع۲)

کہ خواہ تھوڑا تھوڑا پڑھو مگر باقاعدگی سے پڑھتے رہا کرو۔

۸۔ اور فرمایا:۔

"وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا" (المزمل ع۱)

کہ جب تلاوت کرو تو قرآن مجید کو خوش الحانی سے پڑھا کرو۔

۹۔ احادیث نبویہ اور سنت رسول سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ تلاوت کرتے وقت جہاں سجدہ آجاوے وہاں سجدہ کرنا ضروری ہے ایسے سجدات تلاوت قرآن کریم میں ۱۵ ہیں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۹۳)

اور ہر قرآن میں اس آیت کے باہر حاشیہ میں "سجدہ" لکھا جاتا ہے۔

۱۰۔ ارشاد ربانی ہے

"اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ" (النساء ع۱۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس تلاوت کا ایک اہم مقصد قرآنی الفاظ کے مطالب اور معارف کے لیے غور و فکر اور تدبر کرنا بھی بتایا گیا ہے۔

۱۱۔ اللہ تعالیٰ نے "قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا" (یوسف ع۱) کے الفاظ میں یہ بھی اشارہ اور ہدایت فرمائی ہے کہ قرآن کی تلاوت اس کے الہامی اور وحی الٰہی کے عربی الفاظ میں ہی کرنا چاہیئے نہ کہ صرف ترجمہ پڑھنا۔ (سوائے اس کے کہ کسی کو ابھی ناظرہ قرآن نہ آتا ہو تو وہ مجبور ہے کہ ترجمہ پڑھ لے)

۱۲۔ خدا تعالیٰ نے واضح الفاظ میں یہ بھی ہدایت فرمائی کہ جب نمازوں میں قرآن پڑھو تو فرمایا۔

"حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ" (النساء ع۶)

کہ تم کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اور فرمایا:

"لِیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ" (توبہ ع۱۵)

کہ دین یعنی قرآن مجید کی واقفیت پیدا کریں۔ گویا قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ ترجمہ سیکھنا بھی ضروری ہے تاکہ معارف و مطالب سے شناسائی ہو۔ اسی لیے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ نے ارشاد فرمایا کہ:

"قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۵۸)

۱۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ تلاوت کرتے ہوئے جہاں رحمتِ الٰہی کا ذکر آتا ہے وہاں آپ خدا سے رحمتِ الٰہی طلب کرتے اور جہاں عذاب کا ذکر آتا وہاں خدا تعالیٰ سے پناہ طلب کرتے۔

پس ہر احمدی کو تلاوت کے وقت اس کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے۔

۱۴۔ قرآن مجید کی ایک غرض اور مقصد

"یَهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ" (الجن ع۱)

رشد و ہدایت کی طرف لے جاتا ہے اس لیے تلاوت کرتے وقت یہ سمجھنا چاہیئے کہ جو قابل عمل احکام ہیں وہ میرے لیے ہیں تا میں ان پر عمل کروں اور جہاں نواہی کا ذکر ہے ان میں مجھے باز رہنے کی ہدایت ہے۔ گویا قرآن میری ہدایت اور راہنمائی کے لیے ہے۔

۱۵۔ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر ع۱)

فرما کر خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے اور اس نے ہر زمانہ میں اس کے لاکھوں حفاظ بنا دیئے۔ پس ہر احمدی کو قرآن کریم کے حفظ کرنے یا جتنا ممکن ہو زبانی یاد کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے اگر اور نہیں تو پارہ عمّ کی چھوٹی چھوٹی تمام سورتیں اور سورۃ سجدہ۔ الدھر۔ یٰسٓ۔ سورۃ الجمعہ۔ المنافقون۔ سورۃ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات۔ الرحمٰن۔ آیۃ الکرسی۔ بقرہ اور سورۃ الصف ضرور یاد کرنے کی طرف توجہ کرنا چاہیئے۔

۱۶۔ ارشاد ربانی ہے:

لَا یَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ (الواقعۃ ع۳)

اس میں بتایا گیا ہے کہ قرآن کو وہی چھوئیں کے جو پاک ہوں۔ جہاں اس کے مطالب و معارف کے حصول کے لیے اندرونی پاکیزگی اور غیر معمولی تعلق باللہ کا ہونا ضروری بتایا وہاں تلاوت کے وقت اپنے جسم کی صفائی۔ اپنے ذہن کی صفائی۔ جگہ کی صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھنا بھی لازمی ٹھہرایا گیا ہے۔

۱۷۔ "فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝" (عبس) میں فرمایا کہ یہ قرآن ایسے صحیفوں میں ہے جو عزت والے بلند شان اور پاک ہیں۔ اس سے قرآن کا احترام اور اس کو نیچے نہ رکھنا بلکہ اونچا رکھنا بھی ظاہر و باہر ہے۔ سو اس ہدایت کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

۱۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِی الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوةِ" (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۸)

کہ قرآن کریم کا نماز میں پڑھنا سب مواقع سے زیادہ موجب فضیلت ہے گویا جب اکیلا نماز میں ہو یعنی سنت۔ نفل، تہجد اشراق، چاشت اور دیگر نوافل پڑھے تو ان میں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم پڑھے۔ چنانچہ خدائی فرمان بھی یہی ہے

"قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝" (المزمل ع۱)

کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کر۔ مطلب یہ کہ رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارا کر یعنی اس کا نصف یا نصف سے کچھ کم کر دے یا اس پر کچھ اور بڑھا دے اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کر۔"

بلکہ سفر و حضر میں بھی منہ میں تلاوت اور ذکر الٰہی سے اپنی زبان کو ہمیشہ تر رکھنا چاہیئے۔

۱۹۔ ارشادِ الٰہی ہے:

"وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ" (الزخرف ع۲)

کہ "یہ قرآن تیرے لیے بھی شرف و عزت کا موجب ہے اور تیری قوم کے لیے بھی۔"

اس لیے تلاوت کرتے ہوئے جتنا بھی عمل اور غور و فکر کا جذبہ پیدا ہوگا اتنا ہی ترقیات کا موجب ہوگا۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے

"اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتٰبِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیْنَ" (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۸)

کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو پڑھنے والی اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے والی قوموں کو دین و دنیا میں رفعت اور ترقی عطا کرے گا۔ اور دوسروں کو ذلیل و پست کرے گا۔

اسی لیے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جماعت کو سبق دیا کہ:

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۷)

۲۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خَیْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ" (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۳)

کہ تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو قرآن مجید ناظرہ اور پھر اس کا ترجمہ سیکھیں اور آگے دوسروں کو سکھاتے چلے جائیں۔

۲۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝" (اعراف ع۲۴)

کہ جب قرآن کریم پڑھا جا رہا ہو تو تم کان لگا کر توجہ سے اس کو سنو اور بالکل خاموش رہو۔ تاکہ اسی کی برکت سے تم پر رحم ہو جائے۔

۲۲۔ پھر فرمایا:

"فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝" (الزمر ع۲)

کہ تو میرے ان بندوں کو خوش خبری دے جو کلام الٰہی کو سنتے ہیں اور پھر اس کی اعلیٰ تعلیمات کی اتباع کرتے ہیں وہی لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ راہنمائی کرتا ہے اور وہی خدا کی نظر میں حقیقۃً عقلمند اور دانا لوگ ہیں۔ پس تلاوت کرتے اور سنتے ہوئے فوراً عمل کرنے کا بھی پختہ ارادہ کر لینا چاہیئے۔

۲۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دوسرے اصحاب سے بھی قرآن مجید سنا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں۔

"قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ عَلَیَّ سُوْرَةَ النِّسَآءِ قَالَ قُلْتُ اَقْرَاُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْٓ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ" (ابوداؤد جلد ثانی صفحہ ۱۶۰)

کہ حضور نے مجھے فرمایا کہ مجھے سورۃ نساء سناؤ۔ میں نے عرض کیا کیا میں حضور کو سناؤں؟ جبکہ قرآن حضور پر ہی نازل کیا گیا ہے۔ فرمایا۔ ہاں میں اوروں سے سننے کو زیادہ محبوب جانتا ہوں۔

پس اچھی اور خوش الحانی اور دردِ دل سے کی جانے والی تلاوت سننے سے بھی گہرا اثر ہوتا ہے اور ذہن عمل کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے۔

۲۴۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک صحابیؓ قرآن پڑھ رہے تھے۔ تو حضورؐ نے ان کی تلاوت سن کر فرمایا۔

"یَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ اَذْكَرَنِیْ اٰیَةً كَذَا وَكَذَا كُنْتُ نَسِیْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا۔" (بخاری جلد سوم کتاب التفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۱۴۴)

کہ خدا تعالیٰ اس پر رحمت فرما دے میں فلاں سورۃ کی فلاں آیت بھول ہی گیا تھا مگر اس نے مجھے یاد کرا دی ہے۔

گویا دوسروں سے قرآن سننے کے دیگر فوائد کے علاوہ قرآن کریم کے الفاظ یا آیات کی اپنی حفظ کی غلطی اور بھولے ہوئے حصوں کا علم بھی ہوتا ہے اور اپنی درستی کی جا سکتی ہے جو اپنے آپ نہیں کی جا سکتی

۲۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"مَنْ قَرَاَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ وَّلٰكِنْ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِیْمٌ حَرْفٌ۔" (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۶)

کہ جس نے قرآن مجید کا ایک بھی حرف پڑھا اس کو اس ایک نیکی کے بدلہ میں دس گنا اجر ملے گا۔ سنو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ ا ایک حرف ہے ل ایک حرف ہے اور م ایک حرف ہے۔ گویا الٓمّٓ تین حروف پڑھنے سے تیس نیکیوں کا ثواب مل جاتا ہے تو جو قرآن کا ایک حصہ پڑھے گا اس کو کتنا ثواب بلحاظ حروف ملے گا؟ خود اندازہ فرما لیں۔

اس سے بوڑھوں عورتوں اور بچوں کو سبق حاصل کرنا چاہیئے جو ابھی ناظرہ قرآن نہیں جانتے کہ ایک ایک حرف سیکھنے اور بار بار یاد کرنے سے ان گنت نیکیوں کا ثواب خدا کی طرف سے ملتا ہے اس لیے ایسے اصحاب کو فوراً قاعدہ یسرنا القرآن کے ذریعہ قرآن مجید سیکھنے کی فکر کرنا چاہیئے۔

۲۶۔ قرآن کریم کی تلاوت کا ایک فائدہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے۔

"اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ" (انعام ع۴)

کہ ایمان اور عمل کی باتوں کو قبول کرنے کی توفیق انہیں لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ جو کلام الٰہی کو سنتے ہیں گویا تلاوت سننا بھی بہت بابرکت ہے۔

۲۷۔ قرآن کریم کی تلاوت خشوع و خضوع اور خشیت اللہ پیدا کرتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

خَاشِعًا۔ (الحشر ع۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور فرمایا:۔

اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا (انفال ع)

کہ جب مومنوں کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں گویا تلاوت خود کرنا اور سننا اس نظریہ کے ماتحت ہونا چاہیئے کہ ہمارے اندر خشیت اللہ پیدا ہو۔

۲۸۔ پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ کلام اللہ کے پڑھنے سننے سے صفاتِ الٰہیہ۔ انعاماتِ باری تعالیٰ برکات و کمالاتِ قرآن عظیم۔ فضائل سیدنا خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور اغراض و مقاصد نزولِ قرآن کا علم ہونے پر رقت اور سوز پیدا ہوتا ہے۔ جو تعلق باللہ کا بہترین ذریعہ ہے جیسا کہ خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ا۔ "اِذَا یُتْلٰی عَلَیْھِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ہ۔

کہ جب ان کے سامنے (کلام الٰہی) پڑھا جاتا ہے تو وہ اسے سنکر کامل فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے ماتھوں کے بل گر جاتے ہیں۔

ب۔ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا۔

(بنی اسرائیل ع ۱۲)

اور جب وہ ماتھے کے بل گر جاتے ہیں تو روتے جاتے ہیں اور وہ (قرآن) انکی فروتنی اور عاجزی کو بڑھا دیتا ہے۔

۲۹۔ قرآن کریم کی تلاوت ایسی رفتار و حساب سے کرنا چاہیئے کہ ایک معین عرصہ میں قرآن کریم کا دور ختم ہو جائے مثلاً روزانہ ایک پارہ پڑھنے سے سارے قرآن کا دور چار ماہ میں ختم ہو جاتا ہے اور رمضان المبارک میں بھی پورے قرآن کا ایک دور ضرور ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اِنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُنِی الْقُرْاٰنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَرَّۃً وَاِنَّہٗ عَارَضَنِی الْقُرْاٰنَ الْعَامَ مَرَّتَیْنِ"

(حجج الکرامۃ صفحہ ۴۲۸)

کہ جبرائیل ہر سال (رمضان میں) مجھے ایک بار قرآن کا دور کرایا کرتے تھے۔ اور اس سال دو مرتبہ کرایا ہے۔

(جس کے بعد حضور کی وفات ہوئی۔)

بنا بریں رمضان میں زیادہ تلاوت کے حکم کی اتباع کے لیے اگر دو دفعہ نہیں تو کم از کم ایک دور تو ضرور مکمل کرنا چاہیئے۔

سیدنا حضرت محمود نور اللہ مرقدہٗ نے جماعت کو ہدایت فرمائی کہ:۔

"رمضان کلام الٰہی کو یاد کرانے کا مہینہ ہے اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں قرآن کریم کی تلاوت زیادہ کرنی چاہیئے۔ اور اسی وجہ سے ہم بھی اس مہینہ میں درس قرآن کا انتظام کرتے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس مہینہ میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کیا کریں۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۲۹۴)

۳۰۔ قرآن کریم کی تلاوت کرکے یہ دعا کرنی چاہیئے

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(حصن حصین ۴۴۳)

اے اللہ! قرآن کے ذریعہ مجھ پر رحم فرما اور اسے میرے لیے مقتداء اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا جو میں اس سے بھول گیا ہوں وہ مجھ کو یاد دلا اور جو میں نہیں جانتا وہ مجھے سکھا۔ اور اس کی تلاوت رات کی ساعتوں اور دن کے اطراف میں میرے نصیب کر اور اسے دونوں جہان کے پروردگار! میرے لیے حجت کر۔

۳۱۔ قرآن کریم کا دور مکمل ہونے پر حضرت سیدنا محمود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت مولوی نور الدین نور اللہ مرقدہ کا قاعدہ تھا کہ آپ جب قرآن کریم ختم کرتے تو خاتمہ کے ساتھ پھر سورۃ فاتحہ پڑھتے تاکہ قرآن کریم کا سلسلہ پھر شروع ہو جائے۔"

(خطبات محمود عید الفطر جلد اوّل صفحہ ۶۴-۶۵)

۳۲۔ سیدنا حضرت محمود نور اللہ مرقدہ کے مزید ارشادات ملاحظہ ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

(ا) "قرآن کریم سب کتب سے جو الہامی ہونے کی دعویدار ہیں چھوٹا ہے جس کی وجہ سے اس کا پڑھنا اور یاد رکھنا بہت آسان ہے۔ حتیٰ کہ ہزاروں لاکھوں اس کے حافظ دنیا میں موجود ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۷۶)

ب:۔ آپ کی یہ خواہش کتنی پیاری اور سبق آموز ہے جو آپ نے عید الفطر ۱۹۲۲ء کے موقعہ پر فرمائی کہ:۔

"ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کی بیوی بچے رشتہ دار اور ہمسائے سب قرآن کریم کا ترجمہ جاننے والے ہوں اگر ایسا ہو جائے تو ہم میں ایک ایسی دینی مساوات قائم ہو جائے گی جو جماعت کی روحانی ترقی کے لیے خاص طور پر مفید ہوگی اور جس کے نتیجہ میں خود بخود بدیوں کا استیصال اور نیکی کا قیام ہوتا چلا جائے گا۔۔۔۔۔ ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ جاننے لگے اگر ہم اس بات میں کامیاب ہو جائیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کی کوئی طاقت ہم کو مٹا نہیں سکتی قرآن کریم ایک زرہ ہے جسکو توڑنے کے لیے کوئی تلوار نہ آج تک بنی ہے اور نہ قیامت تک بن سکتی ہے۔۔۔۔۔ اگر ہم میں سے ہر شخص سچے معنوں میں قرآن کریم کا اسکا حامل ہو اس کی تعلیم پر عمل کرتا ہو اور نور اس کے دل و دماغ میں سرایت کر چکا ہو تو دنیا اسے کتنی ہی تلواریں مارے ٹوٹ جائیں گی مگر وہ اس دل کو نہیں توڑ سکیں گی جو خدا تعالیٰ کی محبت اور قرآن کریم کے معارف کا جلوہ گاہ ہوگا کیونکہ وہ دل کے نور کا گھر ہوگا اور خدا یہ پسند نہیں کر سکتا کہ وہ گھر برباد ہو جس گھر میں اس کا نور جلوہ گر ہو۔۔۔۔۔ پس ایسا کرو کہ تم میں سے ہر شخص قرآن کریم کے ترجمہ اور اس کے مفہوم سے آگاہ ہو جائے۔۔۔۔۔ اسی طرح اتنی عورتوں کو قرآن پڑھا دیا جائے کہ ان کی وجہ سے ہر گھر قرآن کریم کا مدرسہ بن جائے۔"

(خطبات محمود عید الفطر جلد اوّل صفحہ ۲۵۲-۲۵۳)

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نمونہ

حضرت اقدس بانی سلسلہ کی سیرت کے بارہ میں آپ کے بڑے فرزند حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی روایت ہے کہ آپ کے پاس ایک قرآن مجید تھا اسی کو پڑھتے اور اسی پر نشان کرتے رہتے تھے وہ کہتے ہیں کہ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ شاید دس ہزار مرتبہ اس کو پڑھا ہوگا۔"

(تذکرۃ حصہ دوم صفحہ ۳۰ بحوالہ حیات طیبہ صفحہ ۱۰)

اسی طرح حضرت مرزا البشیر احمد صاحب فرماتے ہیں

"ایک دفعہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) پالکی میں بیٹھ کر قادیان سے بٹالہ تشریف لے جا رہے تھے، حضرت (بانی سلسلہ) نے قادیان سے نکلتے ہی اپنی جائی شریف کھول لی اور سورہ فاتحہ کو پڑھنا شروع کیا اور برابر پانچ گھنٹے تک اسی سورۃ کو اسی استغراق کے ساتھ پڑھتے رہے کہ گویا وہ ایک وسیع سمندر ہے جس کی گہرائیوں میں آپ اپنے ازلی محبوب کی محبت و رحمت کے موتیوں کی تلاش میں غوطے لگاتے ہیں۔"

(سیرۃ۔۔۔۔ حصہ دوم صفحہ ۱۰۶ سیرت طیبہ صفحہ ۱۶)

دعا

خدا کرے ہم میں سے ہر احمدی مرد و زن اور ہر خورد و کلاں کو قرآن کریم سے انتہائی محبت اور پیار پیدا ہو جائے اور ہر شخص کو ناظرہ قرآن اور پھر اس کا ترجمہ یاد ہو جائے اور ہر شخص باقاعدہ ایک حصہ مقرر کرکے روزانہ تلاوت کرنے والا اور اس کے مطالب اور معارف پر نظر رکھنے والا ہو تاکہ ہم قرآن کریم کی برکات عالیہ کا مورد بن جائیں اور اسی کے مطابق ہم اپنی زندگیوں کو ڈھال کر تمام دنیا کے لیے ایک اعلیٰ عملی نمونہ بن جائیں۔

دعائے درخواست دعا

● جماعت احمدیہ رحیم یار خان کے ایک مخلص بجو کافی عرصہ تک بطور سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور صدر موصیان بھی خدمت بجا لاتے رہے ہیں۔ عید الفطر سے قبل سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ مرض کی ابھی تک صحیح تشخیص نہیں ہو سکی۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی جلد صحت یابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(چوہدری) سلیم احمد ایڈووکیٹ
امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع رحیم یار خان)

● خاکسار کے بہنوئی مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب ایس ڈی او ریٹائرڈ مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔

احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور ان کو جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین!

(مرزا ممتاز احمد
کارکن وکالت علیا۔ تحریک جدید)

● خاکسار کے داماد عزیز خورشید قادر خان صاحب کی بڑی خالہ جان محترمہ آپا آمنہ بیگم صاحبہ جو مکرم محترم جناب ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب مرحوم آف کوئٹہ کی ہمشیرہ لگتی ہیں کراچی میں کینسر کے عارضہ سے بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (شیخ نور الحق۔ دار البرکات ربوہ)

● عزیز لقمان سلیم ولد مکرم قدرت اللہ صاحب گزشتہ ڈیڑھ ہفتہ سے ٹائیفائڈ میں مبتلا ہے احباب اس کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ (رشید احمد خالد۔ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

بازیافتہ گھڑی

ایک عدد الیکٹرونک گھڑی جمعہ کے روز البیت الاقصیٰ سے ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر درج ذیل پتہ پر حاصل کر سکتے ہیں۔ (طارق سعید ۶/۱۱ دار النصر غربی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرحوم چوہدری فضل احمد صاحب آف تلونڈی کی توبہ کا واقعہ

روزنامہ الفضل مجریہ ۲ر جولائی ۸۴ء میں تفسیر کبیر جلد نمبر ۵ حصہ نمبر ۲ صفحہ ۱۶۴ - ۱۶۷ کے حوالہ سے حقیقی توبہ کے سات شرائط درج کئے گئے ہیں۔ توبہ کرنے والے احباب کے لئے یہ شرائط خداوند تعالےٰ سے پیوند قائم کرنے کے لئے نہایت عمدہ ہیں۔ اس حوالہ کو پڑھ کر مجھے مرحوم چوہدری فضل احمد صاحب آف تلونڈی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی توبہ کا واقعہ یاد آگیا۔ وَھُوَ ھٰذَا۔

مکرم چوہدری فضل احمد صاحب تلونڈی کے ایک نیک خاندان کے فرد تھے۔ مرحوم چوہدری محمد حسین صاحب۔ نواب محمد دین صاحب۔ چوہدری محمد شریف صاحب ساہیوال۔ چوہدری عزیز احمد صاحب لاہور اسی خاندان کے چشم و چراغ ہیں اور ان احباب نے احمدیت میں داخل ہو کر اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم چوہدری فضل احمد صاحب احمدیت کی صداقت کے قائل تھے۔ مگر چوہدری صاحب موصوف کو یہ عذر تھا کہ اس پاک جماعت میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں۔ پٹوار کی ملازمت میں۔ میں نے مختلف مقامات سے رشوت لی ہوئی ہے۔ اگر توبہ کروں تو رشوت کی رقوم کیسے واپس کروں گا۔ اس طرح وقت گذرتا گیا۔ اور مرحوم چوہدری صاحب کا نفس توامہ اُبھارتا رہا۔ آخر فرشتے کی تحریک غالب آئی۔ اور بھائیوں کے مشورہ سے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے پاس عقدہ حل کروانے کے لئے ۱۹۱۹ء میں قادیان پہنچے اور اپنی مشکل کا حل دریافت کیا۔ حضور نے فرمایا کہ جو رشوتیں یاد ہیں۔ وہ واپس کر دیں۔ اور بیعت کر لیں۔ چنانچہ چوہدری صاحب موصوف نے حضور کے فرمان کے مطابق اپنی پانچ سات گھاؤں اراضی زرعی فروخت کر دی اور اس روپیہ سے ہر جگہ پہنچ کر رشوت کی رقوم واپس کر دیں۔ اور اس طرح بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے اور پھر نیکی میں ترقی کرتے چلے گئے۔ پٹوار کے بعد سیالکوٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کی ملازمت کی اور اس دوران جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے امیر بھی منتخب ہوئے۔ اس طرح اپنے اخلاص میں ترقی کرتے گئے اور بہت سے لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوئے۔

ایک مرتبہ غالباً مجلس مشاورت کا موقع تھا۔ البیت المبارک میں صبح کی نماز کے بعد میں نے مرحوم کو دیکھا اور ان سے مل کر دریافت کیا کہ میں نظارت اصلاح وارشاد میں انسپکٹر ہوں اور جماعتی دوروں میں آپ کی توبہ اور بیعت کا واقعہ بیان کرتا ہوں۔ کیا آپ تصدیق کرتے ہیں مرحوم نے فرمایا کہ یہ صحیح ہے اور خدا نے مجھے توبہ کرنے اور بیعت کرنے کی توفیق دی تھی۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے پسران بشیر احمد، نصیر احمد اور نذیر احمد صاحبان آپ کی کوئی مدد کرتے ہیں؟ مرحوم نے جواب دیا انہوں نے میری کیا مدد کرنی ہے میں انکی مدد کرتا ہوں نیز بیان کیا کہ جب میں نے اپنی اراضی فروخت کی۔ اور رشوت کی رقوم ادا کیں۔ تو خدا نے اپنے خاص فضل کے نتیجے میں مجھے ساہیوال میں ایک مربعہ زمین دلوا دی۔ جس سے مجھے ہر طرح کی سہولت میسر آگئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں قدم اٹھاتا ہے۔ خداوند کریم اس دنیا میں بھی اور عقبیٰ میں اس کا حامی و ناصر ہو جاتا ہے۔ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ۔

(مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل سابق انسپکٹر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ آصفہ مرزا بنت مرزا واحد حسین صاحب گیانی مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزم مقصود جاوید ہمایوں صاحب ابن چوہدری عبدالغنی صاحب ہمایوں مرحوم ساکن لاہور کینٹ مورخہ ۲۰ر مئی ۱۹۸۴ء کو مکرم علی حیدر اپل صاحب مربی سلسلہ برائے مغربی کینیڈا نے بر موقع چھٹی سالانہ کنونشن مارلبرو ان سیگری میں مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ لڑکے کی طرف سے ان کے بھائی عبدالحیٔ ہمایوں وکیل تھے۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت و باثمر ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا محی الدین ابن مرزا واحد حسین صاحب گیانی مرحوم مقیم کینیڈا)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

جہاں سورۂ آل عمران کی آیت ۱۰۴ میں وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا کہہ کر باہم متحد رہنے اور تفرقہ سے بہر صورت بچنے کی تلقین فرمائی۔ وہاں اس سے پہلی آیت میں ساتھ ہی تقویٰ کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ اختیار کرنے اور عمر بھر اختیار کئے رہنے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۰۳)

ترجمہ:۔ اے ایماندارو! اللہ کا تقویٰ اس کی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

اس آیۂ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ باہمی محبت و الفت اور اتحاد و اتفاق کو برقرار رکھنے کے لئے مومنوں کا من حیث الجماعت متقی اور کامل فرمانبردار ہونا ضروری ہے ورنہ تنازعات سے بچنا جو باہمی اخوت اور اتحاد و اتفاق کے لئے زہر ہلاہل کی حیثیت رکھتے ہیں ممکن نہیں ہوتا۔ جب دو مومنوں میں کوئی تنازعہ پیدا ہو اور ان کے کسی صورت صلح پر آمادہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ طول پکڑتا چلا جائے تو اس کا صاف مطلب یہ ہوتا ہے کہ تقویٰ اگر مفقود نہیں تو خام ضرور ہے۔ حقیقی متقی تو رضائے الٰہی کی خاطر جھگڑا نمٹانے کے لئے اپنے حق سے ہی دستبردار ہو جایا کرتے ہیں کجا یہ کہ دوسروں کا حق چھیننے کی کوشش کریں۔

تقویٰ نام ہے باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنے اور نیکی کی باریک راہوں پر قدم مارنے کا۔ جو لوگ باریک در باریک رگ گناہ سے بچنے اور نیکی کی باریک راہوں پر قدم مارنے والے ہوں وہ باہم ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑ ہی نہیں سکتے اور اگر کبھی کسی غلط فہمی کے نتیجہ میں ان کے درمیان جھگڑا پیدا ہو بھی جائے تو پھر وہ تقویٰ کے زیر اثر حد از جلد اسے نمٹانے اور باہم صلح کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر اس کوشش میں کسی کو اپنا حق چھوڑنا بھی پڑے تو وہ اس سے دریغ نہیں کرتا۔ الغرض باہمی تنازعات سے محفوظ رہنے کے لئے تقویٰ ایک لازمی شرط کی حیثیت رکھتا ہے۔

امراء اضلاع جماعت احمدیہ توجہ فرمائیں

ایک بار پھر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ جس گذشتہ سال ۱۹۸۳ء کی نسبت اس سال ابھی تک بہت کم درخواستیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے موصول ہوئی ہیں اور ان میں سے بھی بعض کی طرف سے نتیجہ میٹرک کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں ملی۔

گذشتہ سال ۱۹۸۳ء میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۵۵ پاکستانی طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے منتخب ہوئے تھے۔ ہر سال سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر اس سال اس سے زیادہ داخل ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

قبل ازیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ر جون مقرر کی گئی تھی لیکن اب اس میں ۳۱ر جولائی ۱۹۸۴ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ تاکہ آپ اس بارہ میں مزید تحریک اور کوشش فرما سکیں۔

امید ہے آپ ازراہ مہربانی اپنے حلقہ کے میٹرک۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس ذہین ہونہار دین کی خدمت کا شغف رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ ۲۷ر اگست ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔ لیکن درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی وساطت سے ۳۱ر جولائی ۱۹۸۴ء تک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ پرسنٹ) ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس کے لئے عمر اس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے فضل سے سلسلہ کی مقبول خدمت کی توفیق ہمیشہ عطا فرماتا رہے اور ہم سب کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔

(وکیل الدیوان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب مفید اٹھرا ۳۰/- ، اکسیر اولاد نرینہ ۳۵/- ، زد جام عشق ۶/- ، تریاق بواسیر ۱۵/- ، اکسیر پائیوریا ۶/-
تریاق معدہ ۱۲/- ، تریاق دمہ ۲۰/- ، روشن کاجل ۵۰/- ، سرمہ جواہر ۳/- ، پیام نور ۱۴/-
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ فون ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ - نہیں شکر کرتا اللہ کا جو نہیں شکر کرتا بندوں کا
(حدیث النبیؐ)

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے درخواست

امراء کرام اور محترم مربیان و معلمین سلسلہ ، قائدین خدام الاحمدیہ ، زعماء انصار اللہ اور صدر صاحبات لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ "الفضل" کی توسیع اشاعت میں بھرپور تعاون فرمائیں۔ احباب جماعت کو توجہ دلائیں کہ الفضل نہ صرف ہمارا جماعتی آرگن ہے بلکہ ہمارے گھروں کے لئے ایک دینی معلم بھی ہے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ اسے خود بھی پڑھیں اور دوسرے احمدی بھائیوں کو بھی اس کے خریدار بننے اور پڑھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ اس طریق سے اپنے دینی علوم میں اضافہ کے علاوہ ہم اپنے پیارے امام کی دعاؤں کے مستحق بنیں گے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین!

(منیجر الفضل)

VIDEO VISION
HiF اسٹیریو ویڈیو اور رنگین ٹیلی ویژن سروس سینٹر
فلپس اور جاپانی ٹیلی ویژن
کی فوری ہوم سروس کے لئے رجوع کریں
مرزا شاہد احمد، فون نمبر 682556
سالہا سال کا وسیع تجربہ برائے
فلپس
ہوم سروس اور ورکشاپ
754/9 دستگیر سوسائٹی کراچی (نزد وہاج کلینک)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل، پڑتل
کیلئے:
ہمارے ہاں رجوع کریں
سٹار ٹمبر سٹور
۳۵ فیروزپور روڈ فون
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور ۴۱۰۶۱۷

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
فون ۵۲۶۲۳ ۶۳۸۵۱
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم
لاہور

خصوصی رعایت
شکور پارک ہاؤسنگ سکیم
ربوہ میں بارہ فیصد رعایت کے بعد جو قیمتیں رہ گئی ہیں۔ اس قیمت سے نقد ادائیگی کرنے والے
دوستوں کو پانچ فیصد خصوصی رعایت
شکور پارک — میں پختہ سڑکیں، مین نالیاں، پلیاں مکمل ہو چکی ہیں۔ نیز میٹھا پانی ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے پہنچ چکا ہے۔ عنقریب بفضلہ تعالیٰ بجلی بھی پہنچ جائے گی۔ سوئی گیس کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔
شکور پارک — ایک طرف بیت الاقصیٰ اور محلہ دارالرحمت شرقی ب کی ۴۰ فٹ چوڑی سڑک پر واقع چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔ بہت اچھا موقع ہے۔
بہترین رہائشی منصوبہ
اس سے اچھا موقع آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ دوستوں جلد فائدہ اٹھائیے!
رابطہ کے لئے:
پروپرائٹر حاجی عبدالسمیع ۲۵/۱۶ باسط منزل دارالرحمت شرقی ربوہ
فون نمبر: 416

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
نمبر
۴۱۰۹۷۴ : ۴۱۸۶۴۶
رہائش : ۴۱۸۶۴۵
۱۰ شادمان کالونی لاہور
۱۱۱ فیروزپور روڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور - پروپرائٹر
۱۲۰ - ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور - میاں عظیم قادر اینڈ سنز

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ علیم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱ - سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ، چوک ڈیرہ کا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"نواب زادہ مرحوم" بقیہ صفحہ اوّل

مرحوم مارچ ۱۹۱۳ء میں پیدا ہوئے خاندانی وجاہت اور موروثی امارت کے باوجود عظیم المرتبت بزرگوں کے سایۂ عاطفت میں خالص دینی اور روحانی ماحول میں پرورش پائی اور اس خصوصی تربیت کا گہرا اثر قبول کیا۔ پرائیویٹ طور پر دینی علوم کی تحصیل کے علاوہ دہلی کی مشہور درس گاہ سینٹ سٹیفنز کالج میں تعلیم پائی اور دہلی یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری لی۔ دین کا درد رکھنے والے بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

نوابزادہ صاحب مرحوم نے اپنی اولاد کی بھی خالص دینی اور روحانی ماحول میں تربیت کی۔ یہ اس تربیت کا ہی اثر تھا کہ آپ کے فرزند اکبر نواب زادہ منصور احمد خان صاحب نے بی۔ اے تک تعلیم مکمل کرنے کے بعد زندگی وقف کی۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں دینی علوم کی تحصیل کے بعد انہیں اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے پہلے مغربی افریقہ اور پھر یورپ بھیجا گیا چنانچہ آپ نے پہلے کئی سال تک نائیجیریا میں بطور مبشر و مربی خدمات سرانجام دیں بعد ازاں ایک لمبا عرصہ آپ مغربی جرمنی کے احمدیہ مشن کے انچارج رہے۔ آج کل وہ احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ کے مستقل انچارج کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں اور زیورک میں مقیم ہیں۔ وہ اپنے والد محترم کی وفات سے ایک ہفتہ قبل زیورک سے کراچی آ گئے تھے۔ محترم نواب زادہ صاحب کے دوسرے فرزند محترم نواب زادہ مودود احمد خان صاحب کراچی میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔

محترم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب مرحوم چند ہفتہ قبل جون کے مہینہ میں اپنے فرزند محترم نواب زادہ مودود احمد خان صاحب کے پاس ربوہ سے کراچی تشریف لے گئے تھے۔ وہاں آپ اچانک بعارضہ قلب بیمار ہو گئے۔ گھر پر علاج ہو رہا تھا کہ عید الفطر سے دو روز قبل طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ طبیعت نہ سنبھلنے پر بعد ازاں آپ کو کراچی میں امراضِ قلب کے ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں آپ نے قریباً دس روز زیر علاج رہنے کے بعد ۱۴ر جولائی بروز سنیچر چار بجے علی الصبح بعمر ۷۱ سال وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن!

آپ کی اولاد میں دو فرزندان نوابزادہ منصور احمد خان صاحب اور نواب زادہ مودود احمد خان صاحب کے علاوہ تین صاحبزادیاں محترمہ نصرت جہاں صاحبہ بیگم محترم میر محمود احمد صاحب ابن محترم میر مشتاق احمد صاحب آف لاہور، محترمہ امۃ الواسع رعنا صاحبہ بیگم ملک خالد احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول ادیشا (نائیجیریا) اور محترمہ امۃ الناصر صاحبہ بیگم محترم ظہیر احمد خان ابن محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان مرحوم شامل ہیں۔

ادارہ الفضل محترم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب کی وفات پر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا محترمہ سیدہ طیبہ صدیقہ صاحبہ، بیگم محترم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب کی خدمت میں نیز خاندان سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم نواب زادہ صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا کرے نیز آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، آپ کے فرزندان، صاحبزادیاں اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

رہائشی منصوبہ نزد بیت الاقصیٰ ربوہ
باقاعدہ منظور شدہ
مجید ٹاؤن
ہر نقص سے پاک
چوہدری عبد المجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا۔ ربوہ

انگریزی ادویات، وٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص و مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

کراچی میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ
کی مفید اور مجرب دوائیں
مکرم شوکت منہاس ۷۱ سویٹ ہوم لینڈ
ماڈل کالونی کراچی سے حاصل کی جا سکتی ہیں

قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
ہمارے ہاں ہر قسم کا فرنیچر جدید ڈیزائنوں میں آرڈر پر تیار کیا جاتا ہے۔ اہل ربوہ کے لئے قیمتوں میں
خصوصی رعایت
اے ون فرنیچر
سراج مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

ھُوَ النَّاصِرُ
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
ایئر کنڈیشنڈ
فون: ۶۸۵۵۱۱
پروپرائیٹر: میاں عبد اللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

آپ کی خواہش، ہماری پیشکش
زری شامیانے
خوشنما کینوپی
صوفہ سیٹ/قالین
شامیانے/قناتیں
کرسیاں/کراکری
سامان ڈیکوریشن ہر قسم
نیا سامان
ہر قسم کا دعوتی سامان
رعایتی کرایہ پر
مناسب کرایہ
بہتر خدمت
سادات ٹینٹ سروس
سراج مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

fly the British way
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE
PHONE : 493
British airways
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.